تقریر بابت اللہ تعالیٰ
وقت 5-7 منٹ

٭٭٭ تقریر ٭٭٭

حضرت مسیح موعودؑ اور احبابِ جماعت کے کشفی واقعات

(تقریر نمبر4)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لَقَدۡ كُنۡتَ فِيۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ (ق:23)

یقیناً تُو اس بارہ میں غفلت میں رہا۔ پس ہم نے تجھ سے تیرا پردہ اٹھادیا اور آج تیری نظر بہت تیز ہوگئی ہے۔

ہے دیں وہی کہ صرف وہ اک قصہ گو نہیں
زندہ نشانوں سے ہے دکھاتا رہِ یقیں
ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں
خود اپنی قدرتوں سے دکھاوے کہ ہے کہاں

(درثمین)

معزز سامعین! مجھے اِن دنوں خواب، رؤیائے صالحہ، مبشرات، الہام، وحی، کشف اور وحی پر روشنی ڈالنے کی توفیق مل رہی ہے۔ آج کشف کی مزید تفصیل پر بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ اور احبابِ جماعت کے کشفی واقعات بیان کروں گا۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مجھے اللہ جلّ شانُہٗ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ "میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(برکات الدعاء، روحانی خزائن جلد6 صفحہ 3)

پھر فرمایا۔

"عالَمِ کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جُوا اُٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دے گا۔"

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 409 حاشیہ)

1878ء (تخمیناً) اور انہی دنوں میں شاید اس رات سے اوّل یا اس رات کے بعد مَیں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔ اُس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل اور کدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادّہ نکال دیا ہے اور ایک مصفّا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنادیا ہے اور یہ عمل کرکے پھر وہ شخص غائب ہوگیا اور مَیں اُس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہوگیا۔"

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد15 صفحہ 352)

ایک مرتبہ اس عاجز نے اپنی نظر کشفی میں سورۃ فاتحہ کو دیکھا کہ ایک ورق پر لکھی ہوئی اس عاجز کے ہاتھ میں ہے اور ایک ایسی خوبصورت اور دلکش شکل میں ہے کہ گویا وہ کاغذ جس پر سورۃ فاتحہ لکھی ہوئی ہے سرخ سرخ اور ملائم گلاب کے پھولوں سے اس قدر لدا ہوا ہے کہ جس کا کچھ انتہا نہیں اور جب یہ عاجز اس سورۃ کی کوئی آیت پڑھتا

ہے تو اس میں سے بہت سے گلاب کے پھول ایک خوش آواز کے ساتھ پرواز کر کے اوپر کی طرف اُڑتے ہیں اور وہ پھول نہایت لطیف اور بڑے بڑے اور سُندر اور تروتازہ اور خوشبودار ہیں جن کے اوپر چڑھنے کے وقت دل و دماغ نہایت معطّر ہو جاتا ہے اور ایک ایسا عالَم مستی کا پیدا کرتے ہیں کہ جو اپنی بے مثل لذّتوں کی کشش سے دنیاومافیہاسے نہایت درجہ کی نفرت دلاتے ہیں۔

اس مکاشفہ سے معلوم ہوا کہ گلاب کے پھول کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک روحانی مناسبت ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 394۔395 حاشیہ نمبر 11)

"ایک دفعہ اپریل 1883ء میں صبح کے وقت بیداری ہی میں جہلم سے روپیہ روانہ ہونے کی اطلاع دی گئی اور... اس روپیہ کے روانہ ہونے کے بارہ میں جہلم سے کوئی خط نہیں آیا تھا. اور ابھی پانچ روز نہیں گزرے تھے جو پینتالیس روپیہ کا منی آرڈر جہلم سے آگیا اور جب حساب کیا گیا تو ٹھیک اسی دن منی آرڈر روانہ ہوا تھا جس دن خداوند عالمُ الغیب نے اُس کے روانہ ہونے کی خبر دی تھی۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 567-568 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

لکھا ہے۔

"ایک شخص سہج رام نام امر تسر کی کمشنری میں سر رشتہ دار تھا اور پہلے وہ ضلع سیالکوٹ میں صاحب ڈپٹی کمشنر کا سر رشتہ دار تھا اور وہ مجھ سے ہمیشہ مذہبی بحث رکھا کرتا تھا اور دینِ اسلام سے فطرتاً ایک کینہ رکھتا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک بڑے بھائی تھے۔ انہوں نے تحصیلداری کا امتحان دیا تھا اور امتحان میں پاس ہو گئے تھے اور وہ ابھی گھر میں قادیان میں تھے اور نوکری کے امیدوار تھے۔ ایک دن مَیں اپنے چوبارہ میں عصر کے وقت قرآن شریف پڑھ رہا تھا جب مَیں نے قرآن شریف کا دوسرا صفحہ اُلٹانا چاہا تو اسی حالت میں میری آنکھ کشفی رنگ پکڑ گئی اور مَیں نے دیکھا کہ سچ رام سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور عاجزی کرنے والوں کی طرح دانت نکالے ہوئے میرے سامنے آکھڑا ہوا جیسا کہ کوئی کہتا ہے کہ میرے پر رحم کرادو۔ مَیں نے اُس کو کہا کہ اب رحم کا وقت نہیں اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اسی وقت یہ شخص فوت ہو گیا ہے اور کچھ خبر نہ تھی۔ بعد اس کے مَیں نیچے اُترا اور میرے بھائی کے پاس چھ سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کی نوکری کے بارہ میں باتیں کر رہے تھے۔ مَیں نے کہا کہ اگر پنڈت سچ رام فوت ہو جائے تو وہ عہدہ بھی عمدہ ہے۔ ان سب نے میری بات سن کر قہقہہ مار کر ہنسی کی کہ کیا چنگے بھلے کو مارتے ہو۔ دوسرے دن یا تیسرے دن خبر آگئی کہ اُسی گھڑی سہج رام ناگہانی موت سے اِس دنیا سے گزر گیا۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 30)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا کہ کسی نے مجھے اڑھائی سو(250) روپیہ دیا ہے۔ اب دیکھیے! یہ کشف کیسے پورا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحبؓ کو اس کشف کا کچھ علم نہ تھا مگر خدا نے تصرّف فرمایا اور دل میں ایک بات ڈال دی۔ فرماتے ہیں۔

میرے پاس دوسو روپیہ میں کچھ زمین رہن تھی۔ خدا نے میرے دل میں امنگ پیدا کی کہ اگر یہ زمین واپس ہو جائے تو مَیں یہ رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کر دوں گا۔ مگر اس وقت زمین کی قیمت ذرا کم تھی۔ اور رہن ختم ہونے کی صورت پیدا ہوتی نظر نہ آتی تھی۔ آخر مَیں نے حضرت اقدس کے حضور خط لکھا کہ میری خواہش ایسی ہے اور یہ روک ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ اس کے لیے اسباب پیدا کر دے۔ میری اس درخواست پر حضور نے دعا فرمائی اور دست مبارک سے تحریر فرمایا کہ

"مَیں نے کشف میں بھی دیکھا ہے کہ کسی نے مجھے ڈھائی سو(250) روپیہ دیا ہے۔ آپ کوشش کریں اور مجھے دعا کے لیے لکھتے رہیں"

حضور کا یہ خط میرے پاس تاحال محفوظ ہے۔ مَیں نے حضور کے فرمان کے مطابق کوشش شروع کی اور اپنے بڑے بھائی چوہدری عطا محمد خان صاحب کو بھی جو اس وقت ریاست جموں انسپکٹر تھے اس کے متعلق مفصّل خط لکھا۔ انہوں نے مجھے دوسو روپیہ زرِ رہن بھیج دیا۔ عطا محمد اگرچہ غیر احمدی تھے۔ لیکن خدا نے انہیں ہی میری امداد کا ذریعہ بنا دیا۔

جب مجھے روپیہ مل گیا تو مَیں اور میرے منجھلے بھائی شیر محمد خان صاحب جو کہ بذریعہ خط مشرّف بہ احمدیت ہو چکے تھے۔ دوسو روپیہ لے کر قادیان دارالامان کی طرف چل پڑے اور رات میانی پٹھاناں رہے۔ دوسرے دن علی الصباح چل کر جب دریائے بیاس کے کنارے پہنچے تو یک بیک زلزلہ کا ایک ہوش ربا سخت جھٹکا لگا۔ جس سے بھائی صاحب تو فوراً زمین پر بیٹھ گئے اور بے ساختہ کہنے لگے کہ زمین غرق ہو چلی اور پھر کہا کہ دریا کا پُل ٹوٹ گیا۔ مَیں نے کہا سخت زلزلہ آرہا ہے۔ اس وقت عجیب نظارہ

تھا۔ دریائی پرندوں نے اس قدر شور برپا کیا کہ الاماں۔ دریا کا پانی کناروں سے باہر نکلا جارہا تھا اور زمین پاؤں سے نکلی جارہی تھی۔ اس وقت دل سے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ کی بے اختیار صدا نکل رہی تھی۔

غرضیکہ جب زلزلے کا زور کم ہوا اور کچھ ہوش آئی تو ہم کشتی کا انتظار کرنے لگے۔ مگر ملّاح ایسے خوف زدہ تھے کہ وہ کشتی کو چھونا بھی نہیں چاہتے تھے۔ آخر بہت سی دیر کے بعد جب مسافروں کا خاصہ مجمع ہوگیا اور سب نے انہیں سمجھایا تو انہوں نے کشتی پار لگائی۔ کشتی سے اُتر کر ہم قبل از دوپہر قادیان پہنچ گئے اور یہاں پہنچ کر ہم نے دیکھا کہ باہر باغ میں خیمے لگے ہوئے ہیں اور حضرت اقدس بھی باغ ہی میں تشریف فرما ہیں۔ مَیں نے وہ روپے جو ایک کھدر کے مَیلے سے رومال میں باندھے ہوئے تھے۔ حضرت کے حضور پیش کر دیے اور آپ نے بندھی بندھائی روپیوں کی پوٹلی جیب میں ڈال لی اور تشریف لے گئے۔

حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص چوہدری چراغ دین صاحب احمدی ساکن بروئی ضلع ہوشیار پور وہ میرے ہم عمر اور واقف تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ روپیہ نذر کرنے پر آپ کی بہت آؤ بھگت ہوئی ہوگی۔ مَیں نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ خدا مجھے ایسے خیال سے محفوظ رکھے۔ وہ مجھ سے حیران ہو ہو کر بار بار ایسا ہی کہتا گیا اور مَیں لاحول پڑھتا گیا۔ آخر وہ اپنی پست خیالی کی وجہ سے تھوڑے ہی دنوں بعد مُرتد ہوگیا۔

اس واقعہ کا تذکرہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا کہ جب زلزلہ آیا اور حضرت اقدس باہر باغ میں تشریف لے گئے اور مہمانوں کی زیادہ آمد ورفت وغیرہ کی وجوہات سے لنگر کا خرچ بڑھ گیا۔ تو آپؑ نے ارادہ فرمایا کہ قرض لے لیں۔ آپؑ فرماتے ہیں۔ مَیں اسی خیال میں آرہا تھا کہ ایک شخص ملا۔ جس نے پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دے دی اور پھر الگ ہوگیا۔ اس کی حالت سے مَیں ہرگز نہ سمجھ سکا کہ اس میں کوئی قیمتی چیز ہوگی۔ لیکن جب گھر آکر دیکھا تو دوسو روپیہ تھا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی حالت سے ایسے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی ساری عمر کا اندوختہ لے آیا اور پھر اس نے اپنے لیے یہ بھی پسند نہ کیا کہ مَیں پہچانا جاؤں۔

(انوار العلوم جلد 1 صفحہ 381)

یہ کشف ابھی تشنہ تکمیل تھا اور رقم پیش کرنے والا بھی گمنام تھا۔ حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحب مزید فرماتے ہیں کہ پھر انہی روپیوں کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ 1937ء کی تقریر میں بھی اعادہ فرمایا۔ لہٰذا اب مَیں نے بھی اس کے اظہار میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔ نیز اس لیے بھی اب مَیں اس کے اظہار میں مسرّت پاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دیں۔ کیونکہ اس سے قوّت یقین پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے ان کو چاہیے کہ ان نشانات کو براہین سے سجا سجا کر پیش کریں۔ لہٰذا بر تعمیل حکم عرض کیا گیا ہے۔ ورنہ خود نمائی کو مَیں نہایت ہی معیوب سمجھتا ہوں۔ البتہ خیال ہے کہ شاید اس ذکر سے کسی نیک روح کو نیکی کی تحریص پیدا ہو۔

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف میں ڈھائی سو روپیہ دینے کا ذکر تھا۔ اس لیے مَیں نے اپنے دل میں عہد کر لیا تھا کہ اس ڈھائی سو روپیہ کو جب بھی خدا تعالیٰ توفیق دے گا۔ مَیں ہی ادا کر کے کشف کے پورا کرنے کا ثواب حاصل کروں گا۔ لہٰذا مَیں نے 1910ء میں اپنے اس ارادہ کی تکمیل میں خدا سے توفیق پا کر سبزے رنگ کا ایک عربی گھوڑا جو پچاس روپیہ میں خرید اتھا۔ معہ زین کے سید محمد علی شاہ صاحب کاٹھ گڑھی کے ہاتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ جو آپ کی بیماری کے ایام میں بٹالہ امرتسر وغیرہ سے دوائیں لانے کے کام آتا رہا اور اسی طریق سے ڈھائی سو روپیہ کے کشف کے پورا کرنے کی توفیق پائی۔

حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحب نے جس خلوص سے یہ 250 روپے اپنے امام کے حضور پیش کیے اس نے مزید مالی قربانیوں کی توفیق بخشی۔ اس کی روداد بھی انہی سے سنیے فرماتے ہیں۔

1913ء میں خدا کی دی ہوئی توفیق سے اپنی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کا شرعی حصّہ اپنی ہمشیرہ کو ادا کیا اور پھر 1914ء میں پھر ترقی اسلام فنڈ میں تین پونڈ بوساطت شیخ یعقوب علی صاحب مسجد مبارک کے بالائی حصّہ پر بعد از نماز مغرب بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پیش کیے اور کئی ایک مہینوں کی پوری پوری تنخواہیں چندہ میں دیں اور 19 مارچ 1915ء کو مبلغ یک صد روپیہ نقد اپنی وصیت نمبر 882 جائیداد اور غیر منقولہ کے دسویں حصّے کا ادا کیا اور یکم اگست 1930ء کو اپنی ماہوار تنخواہ نوّے روپیہ کے دسویں حصّہ کی بھی وصیت کی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھے ایسی توفیق عطا فرمائی۔

(رجسٹر روایات نمبر 6 صفحہ 130-132۔ الفضل 11 مارچ 2015ء)

پیارے بھائیو! پھر لکھا ہے۔

ایک دفعہ آپؑ نے عالمِ کشف میں دیکھا کہ آپ کا چوتھا بیٹا صاحبزادہ مبارک احمد چٹائی کے پاس گر پڑا اور اسے سخت چوٹ آئی ہے اور کُرتہ خون سے بھر گیا ہے۔

خدا کی قدرت کہ ابھی اس کشف کو تین منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ حضور اپنے کمرہ سے باہر آئے تو دیکھا کہ مبارک احمد جس کی عمر قریباً سوا دو سال کی تھی کا پیر پھسل گیا اور وہ گر گیا اور زمین پر جا پڑا اور اسے چوٹ بھی لگی اور کپڑے خون سے بھر گئے اور بالکل جیسے کشف میں دیکھا تھا بالکل ویسے ہی واقعہ بھی ہو گیا اور اس بات کی بہت سی عورتیں جو گھر میں تھیں گواہ ہیں۔

آپ علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" مَیں نے آپ کو نیند کی حالت میں نہیں بیداری کی حالت میں دیکھا ہے کہ آپ نے خدائے علیم کی کتاب کی تفسیر مجھے عطا کی ہے اور فرمایا۔ یہ میری تفسیر ہے اور اب یہ تمہارے سپرد کی جاتی ہے۔ پس جو تمہیں دیا جاتا ہے اس پر خوش ہو جاؤ۔ چنانچہ مَیں نے ایک ہاتھ بڑھایا اور وہ تفسیر لے لی اور خدائے مُعطی و قدیر کا شکر ادا کیا۔ مَیں نے آپ کو بہت مضبوط جسم والا اور پکّے اخلاق والا متواضع اور منکسر، شگفتہ رو اور پُر نور پایا اور مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ بہت پیار اور محبت سے پیش آئے ...اور سچے مخلصوں کی طرح اظہار محبت کیا اور آپ کے ساتھ حسن اور حسین دونوں اور سیّدُ الرُسل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔

اور آپ کے ساتھ ایک خوبصورت، نیک اور بارعب، مبارک، پاکباز، قابلِ تعظیم، نوجوان، باوقار، ماہ رخ، پُر نور خاتون بھی تھیں۔ مَیں نے انہیں بہت غمگین پایا۔ وہ اپنے غم کو چھپائے ہوئے تھیں اور میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ یہ فاطمۃ الزہراؓ ہیں۔ پھر وہ میرے پاس تشریف لائیں جبکہ مَیں لیٹا ہوا تھا۔ سو مَیں اٹھ بیٹھا اور انہوں نے میرا سر اپنی گود میں رکھ دیا اور اظہار لطف و کرم فرمایا۔ اور مَیں نے محسوس کیا کہ میرے بعض دکھوں اور غموں پر آپ اس طرح غمگین و مضطرب ہوئیں جس طرح محبت ورأفت واحسان رکھنے والی مائیں اپنے بیٹوں کے مصائب پر بے قرار ہو جاتی ہیں۔ تب مجھے بتایا گیا کہ دینی تعلق کی بنا پر میں بمنزلہ آپ کے فرزند کے ہوں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ آپ کا غم ان مظالم کی طرف اشارہ ہے جو مجھے قوم اور اہلِ وطن اور دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والے ہیں۔

پھر میرے پاس حسن اور حسین آئے اور انہوں نے بھائیوں کی طرح میرے ساتھ محبت اور غم خواری کا اظہار کیا اور یہ بیداری کے کشوف میں سے ایک کشف تھا اور اس پر چند سال گزر چکے ہیں۔ مجھے حضرت علی، حسن اور حسین کے ساتھ ایک لطیف قسم کی مشابہت ہے جس کا راز مشرق اور مغرب کا خدا ہی جانتا ہے۔ مَیں حضرت علی اور ان کے دونوں بیٹوں سے محبت کرتا ہوں اور جو ان کا دشمن ہے مَیں اس کا دشمن ہوں۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 358-359)

آپؑ فرماتے ہیں:

"مَیں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثّل کے طور پر دیکھا۔ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا۔ **جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔** پس یہ وہ نسخہ ہے جو تمام انبیاء و اولیاء و صلحاء کا آزمایا ہوا ہے۔"

(تذکرہ طبع چہارم صفحہ 390)

حضرت مصلح موعودؓ اپنا ایک کشف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دوسرے مجھے ایک کشف ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی مَیں نے دیکھا تھا وہ بھی اسی مقام پر دلالت کرتا ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ مَیں اس کمرے سے نکل رہا ہوں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے اور باہر صحن میں آیا ہوں۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے ہیں۔ اس وقت کوئی شخص یہ کہہ کر مجھے ایک پارسل دے گیا ہے کہ یہ کچھ تمہارے لئے ہے اور کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہے۔ کشفی حالت میں جب مَیں اس پارسل پر لکھا ہوا پتا دیکھتا ہوں تو وہاں بھی مجھے دو نام لکھے ہوئے نظر آتے ہیں اور پتا اس طرح درج ہے کہ محی الدین اور معین الدین کو ملے۔ مَیں کشف میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ایک نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور دوسرا نام میرا ہے۔ اس وقت چونکہ مَیں بچہ تھا اور حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کا نام مَیں نے سنا ہوا نہیں تھا، صرف اورنگ زیب کے متعلق میں جانتا تھا کہ ان کا نام محی الدین تھا۔ اس لئے مَیں نے اس وقت سمجھا کہ محی الدین سے مراد مَیں ہوں اور حضرت معین الدین چشتی چونکہ ہندوستان میں ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں اس لئے مَیں نے سمجھا کہ معین الدین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی بھی ایک بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں تو مَیں نے سمجھا کہ محی الدین سے مراد حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جنہوں نے دین کو زندہ کیا اور معین الدین سے مراد مَیں ہوں جس نے دین کی اعانت کی۔ پس دین کو زندہ کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور دین کی نصرت اور اعانت کرنے والا مَیں ہوں جیسے ماں بچہ جنتی ہے اور دایہ دودھ پلاتی ہے۔"

(خطباتِ محمود جلد 25 صفحہ 89-90)

آپؓ فرماتے ہیں:

" میرا یہ کشف ہے کہ مَیں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیت الدعا میں بیٹھا دعا کر رہا ہوں کہ یکدم مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابراہیم تھے۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ اس امّت میں اَور بھی کئی ابراہیم ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اوّل کے متعلق بتایا گیا کہ آپ بھی ابراہیم ہیں اور آپ کا نام مجھے ابراہیم اَدھم بتایا گیا۔ اَدھم ایک بادشاہ تھے جو بادشاہت کو چھوڑ کر تصوّف کی طرف متوجّہ ہو گئے تھے۔ پس مجھے بتایا گیا کہ حضرت خلیفہ اوّل ابراہیم ادھم ہیں۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ ایک ابراہیم تم بھی ہو۔"

(خطباتِ محمود جلد 25 صفحہ 90)

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبد اللطیف شہید صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مَیں بارہا آسمان پر گیا ہوں اور لوگ جو سات آسمان بتاتے ہیں ان سے کہیں زیادہ آسمان ہیں۔ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آسمان میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر دیکھا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ مَیں جنت میں بہت دفعہ داخل ہوتا ہوں اور میوے کھاتا ہوں اور مَیں چاہتا ہوں کہ تمہارے واسطے بھی پھل لاؤں۔ میخواہم از جنت چیز ہائے برائے شما آوردم۔ مگر فرمایا مجھے اجازت نہیں۔

(روایت مولوی عبد الستار خان صاحب۔ اخبار الحکم 14 ؍ دسمبر 1935ء)

حضور علیہ السلام ایک اَور مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ

"خدا نے جو عام لوگوں کے نفوس میں رؤیا اور کشف اور الہام کی کچھ کچھ تخم ریزی کی ہے وہ محض اس لیے ہے کہ وہ لوگ اپنے ذاتی تجربہ سے انبیاء علیہم السلام کو شناخت کر سکیں اور اس راہ سے بھی ان پر حجت پوری ہو اور کوئی عذر باقی نہ رہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 226)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کی پہچان کے کئی مرتبے ہیں۔ مگر سب سے اعلیٰ مرتبہ قربِ الٰہی کا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی صحیح رنگ میں پہچان ہوتی ہے۔ اس لئے صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ مَیں نے سچی خوابیں دیکھ لی ہیں یا کوئی کشف مجھے ہو گیا یا الہام ہو گیا۔ الہام تو بلعم کو بھی ہو گیا تھا لیکن اُس نے اِس کے باوجود ٹھوکر کھائی۔ اس لئے قرب کی تلاش کرو اور قرب خدا تعالیٰ کے برگزیدہ سے جُڑ کر ہی ملتا ہے جس سے مسلسل اللہ تعالیٰ اس کو اپنے نور سے فیضیاب فرماتا رہتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا بندے کا مقصود ہو جاتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 2؍ مئی 2014ء)

اللہ تعالیٰ ان نصائح پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿